www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منزلِ عشق حقیقی

از عرفہ سہیل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ اس کو مار رہا تھا جب کچھ نوکروں نے آکر چھڑوایا۔

"منع کیا تھا ناں لڑکی کا پیچھا کرنے سے ؟؟" وہ چلاتا ہوا دور ہوا۔

"سر۔۔۔" وہ صفائی دینے کے لیے آگے بڑھا۔

"نکل جاؤ یہاں سے فوراً۔۔" اسکے غصے کو دیکھتے ہوئے اس نے اس وقت وہاں سے جانے میں ہی آفیت سمجھی۔

اس کے نکلتے ہی فرید کافی لے کر آیا جو اس نے ٹرے سمیت ہی فرش پر گرادی۔

حرا کی منگنی سر پر تھی اور اس نے ابھی تک کوئی تیاری نہیں کی تھی اس لیے آج اس کا حرا کے ساتھ شاپنگ پر جانے کا پلین تھا۔ اسے حرا اور بابا کی بات سنے ہوئے ایک ہفتہ بیت چکا تھا لیکن اس نے دونوں سے اس بارے میں بات نہیں کی تھی۔ اب وہ پہلے سے زیادہ خاموش رہنے لگی تھی پہلے سے کمزور بھی ہوگئی تھی حرا کئی بار اسے باہر لے جانے کے لیے آئی لیکن اس نے منع کر دیا۔۔

اس کو ایک ہی بات پریشان کر رہی تھی کہ اس کے ماضی میں ایسا کیا تھا جو سب اس سے چھپا رہے ہیں۔

حرا نے گھر کے باہر آ کر اسے کال کی۔ وہ چادر اوڑھ کر باہر چلی گئی۔

"کیا بات ہے حریم؟" وہ اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی بولی۔

"کیا مطلب کوئی بات نہیں ہے۔۔"

"نہیں، کوئی بات تو ہے تم اکثر میرا فون نہیں اٹھاتی نہ میسجز کا جواب دیتی ہو، کہیں باہر بھی نہیں جاتی اور دیکھو کتنی کمزور ہو گئی ہو انکل بھی تمہاری وجہ سے اتنے پریشان ہیں۔"

"نہیں حرا ایسی کوئی بات نہیں ہے بس کچھ دنوں سے میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے اور کل رزلٹ بھی تو آ رہا ہے اس کی بھی پریشانی ہے۔" وہ جبراً مسکرائی۔

"میں تمہارے چہرے پر لکھا جھوٹ پڑھ سکتی ہوں لیکن تم نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں۔۔" اسے تکلیف ہوئی تھی کہ کیا اتنا سب کرنے کے باوجود وہ حریم کو پہلے کی طرح اپنے ساتھ اٹیچ نہیں کر پائی تھی کہ وہ اس سے اپنی پریشانی بانٹ سکے۔

حریم کی مسکراہٹ بھی غائب ہوئی۔۔ لیکن وہ دوبارہ مسکرائی اور اس کے گلے میں ہاتھ ڈالا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے پاگل ایسے ہی پریشان ہو رہی ہو تم۔" اس نے کوئی جواب نہ

دیا بس مسکرائی لیکن وہ اسکی رگ رگ سے واقف تھی سو اس کا جواب اسے مطمئن نہ کر سکا۔

ﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲﭲ

وہ اس وقت مال میں ہی تھا جب اس نے ان کو آتے دیکھا۔وہ ان کے پیچھے گیا۔وہ دونوں ایک دکان میں داخل ہوئیں وہ بھی ان کے پیچھے داخل ہوا۔حرا اسے نیلے رنگ کا جوڑا دکھا رہی تھی جو اس نے اپنے لیے پسند کیا تھا۔

"حرا یہ جوڑا پہن کر تو تم دلہن نہیں پری لگو گی۔"

آج عرصے بعد اس کی آواز سنی تھی۔۔اس لمحے کے لیے وہ بارہ سال ترسا تھا۔

اس کی نظر ایک جوڑے پر پڑی۔سفید رنگ کی لمبی قمیض جس پر سلور رنگ کا کام ہوا تھا اور ساتھ ایکواء رنگ کا غرارا اور دوپٹا جس پر سلور رنگ کی کرن لیس لگی تھی۔اس نے وہ جوڑا اٹھایا۔۔

"پرفیکٹ۔۔یہ ڈریس ان کو دکھائیں اینڈ میک شیور وہ یہی خریدیں لیکن ان کو پتا نہ لگے یہ میں نے آپ کو دیا ہے۔"اور وہ جوڑا ایک سیلز گرل کو دیا۔

"لیکن سر انہوں نے مجھے کہا ہے کہ دس سے بارہ ہزار تک کے ڈریسز دکھاؤں اور اسکی قیمت ساٹھ ہزار ہے۔"

"کوئی مسئلہ نہیں آپ اس پر لگا پرائیس ٹیگ بدل کر دس ہزار کا لگائیں اور بقایا پیسے میں دے دوں گا۔" کہتے ساتھ اس نے اپنا فون نکال لیا۔

وہ اس کے پاس جوڑا لے کر گئی جو اسے پہلی نظر میں پسند آگیا اور اس نے خرید لیا اتنی دیر میں آہل نے اسی ڈیلیوری بوائے کو حریم کے گھر اسکی پسندیدہ چاکلیٹ پہنچانے کا ٹیکسٹ کیا۔

کپڑے لینے کے بعد وہ فوڈ کورٹ میں گئیں اور جوس پیا پھر واپس گھر کی طرف روانہ ہو گئیں۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

"اس کی طرف سے کوئی خبر نہیں آئی۔" اس نے سامنے کھڑے بلال سے گاڑی میں بیٹھتے ہی پوچھا۔

"نہیں سر۔" اس نے غصے سے مٹھیاں بند کیں۔

"دیکھ لو اگر وہ کسی کام کا نہیں ہے تو اسے راستے سے ہٹا دو۔" کہتے ہی ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا اور وہ زن سے گاڑی بھگاتا ہوا اپنی منزل کی طرف بڑھ گیا۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

حریم اسے خدا حافظ کہہ کر اندر جا چکی تھی لیکن اس کی نظر گلی کے کونے میں کھڑے

مشکوک ڈیلیوری بوائے پر پڑی جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا اور اس کا حلیہ بھی اس ڈیلیوری بوائے جیسا ہی تھا جس کے بارے میں حریم نے بتایا تھا۔

وہ گاڑی موڑ کر گلی سے باہر نکلی اور گاڑی سے اتر کر چھپ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ بیل بجانے ہی والا تھا کہ کسی نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"کیوں مسٹر بہت شوق ہے ڈیلیوری کرنے کا؟" کمر پر ہاتھ رکھے وہ اسے گھور رہی تھی۔

"میم۔۔وہ۔۔۔۔شوق کیسا۔۔۔یہ تو میری نوکری ہے پیٹ پالنے کے لیے کرنا پڑتا ہے۔" وہ جو اس کو دیکھ کر ہڑبڑا گیا تھا بہت مشکل سے ہی کچھ بول پایا۔

"اچھاااااا۔۔۔پیٹ پالنے کے لیے سہی سہی۔۔۔۔۔اب سچ سچ بتاؤ کس نے بھیجا ہے تمہیں ورنہ ایک بات یاد رکھنا میں ایک آرمی آفیسر ہوں میرا باپ سائیبر کرائم ڈیپارٹمنٹ میں ہے اور میرا بھائی ڈاکٹر ہے پہلے تجھ پر الزام لگا لگا کر اندر کرواؤں گی اور وہ بھی ایسے الزام کہ بس۔۔۔" کہتے ہی توبہ کے انداز میں کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"پھر تیرے اسی پیٹ پر پتھر باندھ کے ایسی کٹ پڑواؤں گی کہ اسی سے پیٹ بھر جائے گا یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی پھر سانپ کے ساتھ تمہیں ایک ہی کمرے میں بند کر دوں گی جب تک وہ تمہیں ڈس نہیں لیتا تب تک باہر نہیں نکالوں گی

اور میرا بھائی ڈاکٹر ہے ہی تو پوسٹ مارٹم کا مسئلہ ہی نہیں تو اب بتا رہے ہو یا۔۔۔۔"

آج اس نے جتنا جھوٹ بول تھا حریم سن لیتی تو چکرا کر گر جاتی۔

"بتاتا ہوں۔۔۔۔سب بتاتا ہوں۔" وہ جو اس کی دھمکیوں سے ڈر گیا تھا، فورا بول پڑا۔

"آہل سر نے بھیجا ہے۔۔۔مجھے جو کہا جاتا ہے وہی کرتا ہوں اور اپنا منہ بند رکھتا ہوں بس۔۔وہ کیوں بھیجتے ہیں مجھے کچھ نہیں پتا۔"

آہل کا نام سن کر اس کا خون کھولنے لگا۔

"لیکن اب تو تم نے اپنا منہ کھول دیا۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اب تو یہ پھول اور چاکلیٹ اس کے منہ پر مارے گا اور یہ خط اسے دے گا۔۔۔آئی سمجھ۔۔" کہتے ہی اسے ایک خط پکڑایا جو اس نے ایسے ہی کسی موقعے کے لیے لکھا تھا۔

"چل اب نکل یہاں سے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا نکل۔۔" اس کے جاتے ہی وہ اپنا کندھا تھپتپا کر خود کو شاباشی دے رہی تھی جب اسکی نظر اوپر چھت پر کھڑی حریم پر پڑی اس کا سانس وہیں رک گیا۔

وہ چاکلیٹ اور پھول لے کر آہل کے گھر گیا۔

"کیاہوا؟؟ یہ سب یہاں کیوں لئے ہو؟"اس نے آہل کو پوراواقعہ سنایا۔

"یوایڈیٹ اس لڑکی نے تمہیں بے وقوف بنایااور تم بن گئےایک کام ڈھنگ سے نہیں ہوتاتم سے اب نکلو یہاں سے اس سے پہلے میں سچ میں تمہارے ساتھ وہ سب کروں جس کی دھمکی تمہیں اس نے دی ہے۔"

اس کی بات پر وہ وہاں سے سرپٹ دوڑااوراس کے جاتے ہی آہل نے حراکاخط کھولا۔

"سومسٹر آہل میں جانتی ہوں کبھی نہ کبھی تم سے یاتمہارے کسی چمچے سے میرا سامنا ہو گااس لیے یہ خط لکھ کرر کھ رہی ہوں۔۔ایک ہی بار بولوں گی اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ہے مجھے اس لیے پہلی اور آخری بار کہہ رہی ہوں حریم سے دور رہو تم نہ صرف اس کو بلکہ اسکے پورے خاندان کو بہت تکلیف دے چکے ہو تمہاری وجہ سے میں نے اپنی دوست کی آنکھوں میں آنسو دیکھے ہیں۔۔ لیکن اب اسے اللہ نے سکون عطاکیا ہے اوراگر تمہاری وجہ سے اس کی آنکھ میں ایک بھی آنسو آیایااسے کوئی نقصان پہنچاتو وہ دن تمہارااس دنیامیں آخری دن ہو گااپنے ہاتھوں سے قتل کروں گی تمہارا۔۔ تم تو پچھلے بارہ سالوں سے غائب ہو مڑ کر دیکھا بھی نہیں کہ جن کو چھوڑ کر گئے ہو وہ کیسے ہیں کس تکلیف سے گزر رہے ہیں اور نہ ہی تم جانتے ہو کہ تمہاری چیزوں کو دیکھ کر حریم کا کیاحال ہوا تھااس کی سالگرہ کے دن اس لیے آخری بار کہہ رہی ہوں یہ ساری

چیزیں اپنے پاس رکھوان ہی لوگوں کو دو جن کے ساتھ بارہ سال گزارے ہیں۔ حریم کو ان سب کی ضرورت نہیں اور اب حریم کے راستے میں نہ آنا امید ہے تمہیں میری باتیں سمجھ آگئی ہوں گی۔۔ ورنہ دوسرے بہت سے طریقے مجھے آتے ہیں۔"

خط پڑھ کر اس کے چہرے کے تاثرات بھی بدل رہے تھے حرا پر غصے سے زیادہ اسے اس بات کی فکر تھی کہ اسکی چیزوں کو دیکھ کر حریم کو کیا ہوا تھا اور وہ کس تکلیف کی بات کر رہی ہے۔اس کے پیچھے گھر میں کیا ہوا تھا۔۔اس نے خط اپنے کمرے کے دراز میں رکھا اور باہر نکل گیا۔

ﷺﷺﷺ

حریم بنا کچھ کہے اندر جا چکی تھی وہ اب تک وہاں کھڑی اس کشمکش میں تھی کہ اندر جائے یا نہ جائے جب اسکی نظر ایک نقاب پوش آدمی پر پڑی جو اسے اس کی گاڑی کے پیچھے ہی چھپا اسے دیکھ رہا تھا جیسے ہی حرا کی نظر اس پر پڑی وہ وہاں سے بھاگ گیا۔

"اے رک بھاگتا کہاں ہے رک کون ہو تم۔۔" حریم جو سیڑھیاں اتر رہی تھی اسکی آواز پر واپس بھاگی اور حرا کو چلاتے اور اس آدمی کو بھاگتے دیکھا۔ حرا کی نظر دوبارہ حریم پر پڑی لیکن اس بار ہمت کر کے وہ اندر گئی۔

حریم اپنے کمرے میں جا چکی تھی لیکن حرا کے قدم وہیں لاؤنج میں تھم گئے اور وہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صوفے پر بیٹھ گئی۔

"باجی آپ۔۔۔ چھوٹی باجی کو بلالاؤں ؟" پیچھے سے اسے حریم کے ملازم جاوید کی آواز سنائی دی جو اسے باجی اور حریم کو چھوٹی باجی کہتا تھا۔ حرا کو اسکے باجی بولنے سے شدید چڑ تھی۔۔ وہ اکتا کر پیچھے مڑی اور اسے گھورنے لگی۔

"کم از کم دس سال چھوٹی ہوں تم سے باجی بولنے کے لیے میں ہی ملی ہوں تمہیں ؟"

"تو اور کیا کہے وہ تمہیں ؟" اس سے پہلے جاوید کچھ کہتا حریم پیچھے سے آکر بول پڑی اسے دیکھ کر حرا کا حلق تک خشک ہو چکا تھا وہ کھڑی ہوئی لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی ٹانگوں میں جان نہیں ہے اسے بس یہی فکر تھی کہ اب حریم کو کہنا کیا ہے۔

"جاؤ جاوید اس کے لیے پانی لے کر آؤ۔۔ بہت تھک گئی ہو گی یہ لوگوں سے پنگے لے لے کر بھی تو انسان تھک ہی جاتا ہے۔" جاوید نے نا سمجھی کے انداز میں اسے دیکھا اور پانی لینے چلا گیا۔

"حریم میں تمہیں سب بتاتی ہوں وہ۔۔۔۔ وہ وہی تھا۔۔۔ وہ ڈیلیوری بوائے۔۔۔۔"

جاوید پانی لے آیا تو وہ خاموش ہو گئی۔

"حریم وہ دوبارہ کچھ چیزیں لایا تھا، میں بس اسے کہہ رہی تھی آئندہ نہ آئے اور اس سے اس کے مالک کا نام پوچھ رہی تھی۔" حریم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا تو پھر کیا بتایا اس نے؟" اس نے ہاتھ باندھے اس سے سوال کیا اور یہی وہ سوال تھا جس کا حرا کو ڈر تھا۔

"وہ۔۔۔۔۔۔وہ اس نے۔۔۔۔اس نے نہیں بتایا۔۔"

حریم چھت پر کھڑے کچھ سن نہیں سکتی تھی لیکن سب کچھ دیکھ چکی تھی اس نے حرا کو اسے ایک خط دیتے بھی دیکھا تھا جس کا اسے یقین تھا کہ وہ اس کے مالک کے لیے حرا بھجوا رہی ہے اور حرا کے ایسے جھوٹ بولنے پر اسے شدید غصہ آیا۔

"تو اس نے نہیں بتایا نام۔۔۔رائٹ؟" اس نے جیسے اسے آخری موقع دینا چاہا۔

"نہیں۔۔" اس وقت اسے جو ٹھیک لگا اس نے کہہ دیا۔

"اچھا میں اب چلتی ہوں۔" وہ کہہ کر اٹھی حریم کے گلے لگی اور باہر چلی گئی۔ حریم اس دروازے کو گھورتی رہی جہاں سے وہ نکلی تھی۔

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

وہ پھول لے کر اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ بلال اسے پہلے ہی پھول دے رہا تھا، اس کے جانے کے بعد وہ اس کے پاس گیا۔

"یہ تمہیں پھول کیوں دے رہا تھا؟" سوال کرتے ہوئے غصہ اسکے چہرے پر صاف

عیاں تھا۔

"آج برتھ ڈے ہے میرا اس لیے سب ہی دیتے ہیں اس میں کیا ہے اور یہ میرے لیے ہیں؟" اس نے بات بدلنے کے لیے اس نقاب پوش آدمی کے ہاتھ میں پکڑے پھولوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہارے لیے ہیں۔۔۔ تمہارے پسندیدہ پھول۔۔" وہ پھول اس نے اسے دیے اور ایک نظر بلال کے دیئے پھولوں پر ڈالتا اندر چلا گیا۔

"اسلام علیکم سر۔۔" وہ سیدھا راشد کے پاس آیا جو سگریٹ پی رہا تھا۔

"کیا خبر لائے ہو؟؟" سلام کا جواب دینا ضروری نہ سمجھتے ہوئے اس نے بس اپنے کام کی بات کی۔

"سر آج مال میں۔۔۔۔" مال کی خبر اسکو اس کے خبریوں نے دی تھی لیکن اس نے راشد کو یہی کہا کہ اس نے سب کچھ خود کیا ہے مال والا واقعہ سنانے کے بعد اس نے ڈیلیوری بوائے اور حرا کی کہانی سنائی۔۔

"مطلب آہل اس لڑکی کو پسند کرتا ہے۔۔ انٹر اسٹنگ تو آہل کی بھی ایک کمزوری ہے۔ حریم فرقان۔۔"

"جی سر۔" کہتے ایک نظر راشد کے پیچھے کھڑے بلال پر ڈالی اور واپس راشد کی طرف

متوجہ ہوا۔

"ٹھیک ہے اب جاؤ یہاں سے پیسے تمہیں مل جائیں گے۔" کام پورا ہوتے ہی راشد نے اسے جانے کا کہا جس پر بلال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور وہ بے بسی کی وجہ سے کچھ کر نہ سکا اور وہاں سے نکل گیا۔

ایک سات سال کی بچی اپنی گڑیا سے کھیل رہی تھی جب پولیس والے خون سے لدی ہوئی ایک مرد اور ایک عورت کی لاش لے کر اندر داخل ہوئے اور سٹریچر زمین پر رکھا ان کے پیچھے کچھ اور لوگ بھی داخل ہوئے۔۔بچی کے ہاتھ سے گڑیا چھوٹی اور ایک لاش کے قریب گری۔بچی کی ٹانگوں تک سے جان نکل چکی تھی وہ صدمے سے ان کو دیکھ رہی تھی۔

"ایماء اندر جاؤ۔" پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی لیکن وہ ہل نہ سکی۔

"ایماء میں کہہ رہا ہوں اندر جاؤ۔" رونے کی وجہ سے بیٹھی ہوئی آواز میں غصہ لاتے ہوئے کسی نے کہا۔

اسی وقت اس کی آنکھ کھلی وہ اپنے کمرے میں تھی وقت دیکھا رات کے دو بج رہے تھے۔۔

وہ اس بچی کو پہچانتی تھی وہ بچی وہ خود تھی وہ بستر سے اتری ڈریسنگ ٹیبل تک آئی اور دراز کھول اور اپنے بچپن کی تصویر نکالی۔۔وہ بچی سچ میں وہ خود ہی تھی۔

"تو وہ۔۔۔۔ایماء وہ کون کہہ رہا تھا اور کسے۔۔۔کیا وہ مجھے ہی کہہ رہا تھا۔۔"

سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹ رہا تھا۔وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی آنسو تیزی سے بہہ رہی تھے۔

"یااللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"

ہر راز نے ایک دن عیاں ہونا ہوتا ہے اور یہ بھی جلد عیاں ہونے والا تھا۔۔

♡ جاری ہے ♡

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews